تذکرۃ المحدثین

امام حاکم

ولادت ۳۲۱ھ وفات ۴۰۵ھ

نام محمد بن عبداللہ اور کنیت ابو عبداللہ اور حاکم لقب ہے۔

۳۲۱ھ میں نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ (تاریخ بغداد ج ۵ ص ۴۷۳۔ ابن خلکان ج ۲ ص ۳۸۴)

ابتدائی تعلیم:

امام حاکم کا خاندان ایک علمی خاندان تھا۔ آپ کے والد عبداللہ بن محمد اور آپ کے ماموں صاحب علم و فضل تھے۔ اس لیے آپ نے ابتدائی تعلیم ان دونوں بزرگوں سے حاصل کی۔ آپ کے والد نے صاحب صحیح مسلم، امام مسلم کو دیکھا تھا۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۲۴۲)

اساتذہ و شیوخ:

مؤرخین لکھتے ہیں کہ امام حاکم کے اساتذہ و شیوخ کی تعداد بہت طویل ہے۔ ابن خلکان لکھتے ہیں:

"سمع من جماعة لا يحصون كثرة فان ۔۔۔۔ شيوخه يقرب من الفی رجل" وفیات الاعیان ج ۱ ص ۴۸۴)

"انہوں نے بے شمار لوگوں سے علم حاصل کیا ہے کہ ان کے مشائخ کی تعداد دو ہزار کے لگ بھگ ہے"

آپ کے مشہور اساتذہ یہ ہیں:

ابو علی حسین بن علی الحافظ نیشا پوری، ابو صالح خلف بن محمد اسماعیل خیام، علی بن محمد بن عقبہ شیبانی، ابو جعفر محمد بن علی بن رحیم شیبانی، ابو عبداللہ محمد بن یعقوب اور امام ابو الحسن دارقطنی۔

تلامذہ:

آپ کے تلامذہ و مستفیدین کا حلقہ بھی بہت وسیع ہے تاہم آپ کے مشہور تلامذہ یہ ہیں،
ابو یعلی الخلیلی، ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، اسماعیل بن عبدالرحمن صابونی، امام ابو بکر خطیب بغدادی۔

تحصیل علم کے لیے سفر:

امام صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی وطن نیشاپور میں حاصل کی اور ۲۰ سال کی عمر میں آپ نے دوسرے شہروں کا رُخ کیا۔ آپ عراق، بغداد، مکہ مکرّمہ، مرو، بخارا، ماوراء النہر، ہمدان، اصفہان وغیرہ تشریف لے گئے۔ یہاں آپ نے مشہور ائمہ حدیث اور ارباب کمال سے کسب فیض کیا۔

حدیث و روایت میں کمال و امتیاز:

امام حاکم علم حدیث میں غیر معمولی کمال و امتیاز کے مالک تھے اور ارباب سیر نے آپ کو الحافظ الکبیر اور امام المحدثین کے القاب سے موسوم کیا ہے۔ امام نووی نے مصنفین صحاح ستہ کے بعد جن سات محدثین کو صاحب کمال قرار دیا ہے ان میں امام دارقطنی کے بعد امام حاکم کا دوسرا نمبر ہے۔

امام عبدالغافر لکھتے ہیں:

"امام حاکم اپنے زمانہ میں اہل حدیث کے امام اور فن حدیث سے بخوبی واقف تھے۔"

حفظ و ثقاہت:

امام صاحب کے حفظ و ضبط، ثقاہت و عدالت پر تمام ائمہ فن اور محدثین کا اتفاق ہے۔ اہل سیر نے الحافظ الکبیر من اہل الحفظ اور من اکابر حفاظ الحدیث کے الفاظ سے ان کی توثیق کی ہے۔

زہد و ورع: امام حاکم زہد و ورع، دین و تقویٰ، دیانت اور امانت میں ممتاز تھے۔

امام ابن کثیر لکھتے ہیں کہ:

"امام حاکم متدین امین صاحب ضبط و ورع اللہ کی جانب مائل و متوجہ رہتے تھے۔"

(البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۳۵۵)

وفات:

امام صاحب نے اپنے وطن نیشاپور میں ۴۰۵ھ میں انتقال کیا۔

تصنیفات:

امام حاکم صاحب تصانیف کثیرہ تھے اور ان کی تصنیفات کمیت و کیفیت دونوں حیثیتوں سے بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ امام صاحب کا خود بیان ہے کہ میں نے زمزم کا پانی پی کر خدا سے حسن تصنیف کی دعا مانگی تھی، ان کی دعا مقبول ہوئی۔ ارباب سیر کا اتفاق ہے کہ تصنیفی حیثیت سے ان کا مرتبہ نہایت بلند تھا۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی لکھتے ہیں:

"چار شخص مملکت اسلام میں چوٹی کے محدثین شمار ہوتے تھے۔ دارقطنی بغداد میں ابو عبداللہ مندہ اصفہان میں، حاکم نیشاپور میں اور عبدالغنی مصر میں!"

محققین اہل حدیث نے ان چاروں میں یہ فرق بیان کیا ہے کہ:

"دارقطنی معرفت علل حدیث میں ممتاز اور مستثنٰی تھے، حاکم کو فن تصنیف اور ترتیب میں دخل تام حاصل تھا۔ ابن مندہ کو کثرت حدیث اور معرفتہ واسعہ میں فضیلت حاصل تھی۔

عبدالغنی کو اسباب کی معرفت میں تبحر حاصل تھا (بستان المحدثین) ص ۴"

آپ نے جو تصانیف چھوڑی ہیں، مورخین نے ان کی تعریف کی ہے اور ان کی تصانیف کو اسلام کی بہتر خدمت کہا ہے۔

ابن خلکان فرماتے ہیں کہ:

"حاکم نے علوم حدیث میں بے نظیر تصنیفات یادگار چھوڑی ہیں"(ابن خلکان)

امام سمعانی لکھتے ہیں کہ:

"انہوں نے علوم حدیث اور دیگر فنون میں بڑی عمدہ کتابیں لکھیں"

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث لکھتے ہیں:

" حاکم را در فن تصنیف و ترتیب دخل تمام بود "

امام حاکم کی تصانیف کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ یہاں صرف آپ کی دو کتابوں معرفۃ علوم الحدیث اور المستدرک علی الصحیحین کا مختصر تعارف پیشِ خدمت ہے۔

معرفۃ علوم الحدیث :

یہ علومِ حدیث پر ایک اہم اور مفید کتاب ہے۔

حضرت شاہ عبد العزیز محدّث دہلوی لکھتے ہیں :

" آپ کی تصانیف میں سب سے عمدہ معرفۃ علوم الحدیث ہے۔ یہ کتاب نافع اور مفید ہے۔ (بستان المحدّثین ص ۱۴۷)

علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں کہ :

" علومِ حدیث میں لوگوں نے متعدد کتابیں لکھی ہیں لیکن ان میں اس فن پر بہترین کتاب لکھنے والے امام ابو عبد اللہ حاکم ہیں، انہوں نے اس فن کو باقاعدہ مرتب و مہذب کیا اور اس کے محاسن اچھی طرح منقح اور نمایاں کیے "

(مقدمہ ابن خلدون ص ۴۸۵)

معرفۃ علوم الحدیث دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن کے زیرِ اہتمام ۱۹۳۵ء میں مصر سے شائع ہوئی اور اس کو ڈھاکہ یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات و عربی کے سابق صدر، ڈاکٹر سید معظم حسین نے ایڈٹ کیا تھا۔ اس کے شروع میں فاضل مرتب نے ایک علمی مقدمہ بھی لکھا۔ جس میں مصنف کے حالات، کارنامے اور اصولِ حدیث کی امہات الکتب کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

المستدرک علی الصحیحین

یہ امام حاکم کی سب سے اہم اور شہرۂ آفاق کتاب ہے۔

مستدرک کی تعریف :

محدّثین کی اصطلاح میں حدیث کی وہ کتابیں مستدرک کہلاتی ہیں جن میں ان احادیث کو نقل کیا جاتا ہے جو حدیث کی کسی اور کتاب کی شرط کے مطابق ہونے کے باوجود اس میں درج ہونے سے رہ گئی ہوں۔ (مقدمہ تحفۃ الاحوذی ص ۳۷، ۱۰۳) اس طرز پر حدیث کی جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں امام ابو عبد اللہ کی المستدرک الصحیحین زیادہ مشہور ہے۔